ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

Vol. 6 No.3 2022

پاکستانی معاشرے میں اردو ثقافت کے فروغ کے لیے کیبل ڈراموں میں اردو زبان کا استعمال: ایک وضاحتی مطالعہ

THE USE OF URDU LANGUAGE IN CABLE DRAMAS FOR PROMOTION OF URDU CULTURE IN PAKISTANI SOCIETY : A DESCRIPTIVE STUDY

Babar Hussain

Department Of Urdu,

Univeristy Of Islamabad

Abstract

The current research was coundected to find out the reaction of the audience and the lover of Urdu television dramas. The research was conducted to find out that the bias of the interviewees towards the specific content presented on the television drama is the time spent watching these specific dramas in relation to the Urdu language to absorb Urdu. A tool of communication in the area for promotion of Urdu Language . After watching Urdu television dramas on a regular basis, it is surprising to find them highly influenced by these dramas in adopting Urdu language

Key Words:Urdu Dream,Pakistani Dream,Public opinion,Cable T.V

تعارف:

ٹیلی ویژن ڈرامہ انڈسٹری میں تکنیکی ترقی کا کردار ایک رہا ہے۔

سماجی سائنسدانوں اور محققین کے درمیان وسیع پیمانے پر زیر بحث موضوع۔ آج دنیا سیٹلائٹ ٹیلی ویژن کے اثر سے بے پناہ تبدیلیاں کر رہی ہے۔ ہماری سماجی زندگی کے ہر شعبے میں تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔ یہ تبدیلیاں سماجی اعتقاد کے نظام کو تبدیل کرنے کے ساتھ ساتھ زبان کو بھی متاثر کر رہی ہیں۔ ٹیلی ویژن پوری دنیا کے اربوں لوگوں کے لیے سیکھنے، لطف اندوزی کا ایک بڑا ذریعہ بن کر ابھرا ہے۔ ٹیلی ویژن اور اس کے اثرات نے علمی تحقیقی کارکنوں اور سماجی سائنسدانوں کی فوری توجہ حاصل کی ہے کہ کس طرح چھوٹی اسکرین انسانی برتاؤ، سماجی عقیدے کے نظام اور معاشرے کے احکامات کو متاثر کرتی ہے۔ ٹیلی ویژن ڈراموں اور تفریحی پروگراموں نے معاشرے کی ترقی اور ثقافتی تبدیلی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

پاکستان میں اردو زبان اور ٹیلی ویژن:

اردو زبان، پاکستان کی وفاقی زبان ہونے کے ناطے جنوب مشرقی ایشیا کی پسندیدہ زبانوں میں سے ایک کا اعزاز برقرار رکھتی ہے۔ اردو کو محمد علی جناح نے 1948 میں پاکستان کی وفاقی اور سرکاری زبان کے طور پر نامزد کیا ہے۔ یہ ہندوستان کے آئین میں منظور شدہ 22 سرکاری زبانوں میں سے ایک ہے، جس کی چھ ریاستوں جموں و کشمیر، تلنگانہ، اتر پردیش، میں سرکاری درجہ بندی ہے۔ بہار، جھارکھنڈ اور مغربی بنگال کے ساتھ ساتھ دہلی کا قومی دارالحکومت زون) فاروقی، ایس آر،2006 ۔(

دنیا میں ٹیلی ویژن کی ترقی انتہائی حیران کن رہی ہے۔ ٹیلی ویژن گزشتہ چند سالوں کے دوران سماجی حلقوں میں ایک غیر متزلزل خصوصیت بن گیا ہے۔ حالیہ برسوں میں، ایک خاندان کے لیے ٹیلی ویژن سیٹ کا مالک نہ ہونا عجیب لگتا ہے اور اب ایک گھرانے کے لیے صرف ایک ٹی وی سیٹ کا ہونا اتنا ہی حیران کن ہے۔ آج ٹیلی ویژن نے پوری دنیا کو مختلف ثقافتی مقامات اور مواقع سے واقف رہنے کی صلاحیت فراہم کی ہے چاہے وہ دوسرے شہر یا ریاست میں ہو۔ اس نے نئی معلومات حاصل کرنے کے لیے فوری اور اقتصادی نقطہ نظر کے لیے نئے افق کھولے، جبکہ ناظرین کو یہ فیصلہ کرنے دیا کہ کس قسم کے پروگرام اور کس مقدار میں دیکھنا ہے۔ ٹیلی ویژن کے تہذیب پر

گہرے اثرات ہیں۔ اس نے سماجی طرز زندگی کو بدل دیا ہے اور ہماری اقدار پر اس کا نمایاں اثر ہے۔ ٹیلی ویژن کا معاشرے پر براہ راست کنٹرول ہے۔ اس نے خاندانی حلقے میں ایک اولین مقام حاصل کر لیا ہے۔ اسی لیے، یہ یقینی طور پر افراد اور معاشرے پر ایک مضبوط اثر ڈالتا ہے

پاکستان میں اردو زبان کے ساتھ ٹیلی ویژن تیزی سے تربیت اور حوصلے کی سب سے وزنی جڑ کے طور پر ابھر رہا ہے۔ یہ نوٹ کرنا بہت اہم ہے کہ مختلف شعبوں میں اس کے اثرات کی گہرائی سے تحقیق کی گئی ہے یہ پاکستان میں ٹیلی ویژن کے آنے والے پروگراموں کے لیے ایکشن فراہم کرنے میں بہت آگے جا سکتا ہے۔ پرنٹ میڈیا، موشن پکچرز یا ریڈیو ٹیلی کاسٹ جیسے مواصلات کے کسی دوسرے ذرائع نے تجزیہ کاروں کی پسندیدگی کو حاصل نہیں کیا جیسا کہ ٹیلی ویژن نے کیا ہے۔ مزید یہ کہ ٹیلی ویژن کا پاکستان کے باشندوں کی زندگیوں میں بہت بڑا حصہ ہے۔ ٹیلی ویژن کی سب سے نمایاں خصوصیت لاکھوں خاندانوں کے قریبی ماحول میں بیک وقت تقسیم کرنے اور طاقتور پیداوار کے ساتھ مل کر خیالات کا اشتراک کرنے کی صلاحیت ہے۔

اردو ٹی وی ڈراموں کی ترقی:

اردو ٹیلی ویژن سیریلز کی ترقی ثقافتی ترقی کی ان خصوصیات میں سے ایک ہے جو کسی فرد کی زبان اور ثقافتی ڈومین پر خاص اثر ڈالتی ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کے موجودہ دور میں ٹیلی ویژن ایک شاندار صنعت کے طور پر ابھرا ہے اور اس کی ساکھ عالمی سطح پر روز بروز تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اسے نہ صرف علاقائی سطح پر بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔ بڑے پیمانے پر قبول اور پہچانے جانے کے باعث اسے عالمی سطح پر دیکھنے والوں نے سراہا ہے۔ اس وقت تک، اس کے کام کی نوعیت کا تعین کرنے والے مختلف مطالعات نے اسے معلومات اور تفریح کا ذریعہ ثابت کیا ہے۔ اس کے بدلتے ہوئے صوتی اور بصری اثرات دیکھنے والوں کو مسحور کر دیتے ہیں اور یہ خوبی اس کی طاقت اور افادیت کو بڑھاتی ہے۔ جس طرح سے یہ ذہن اور لباس کی تشکیل میں تبدیلیاں لاتا ہے وہ کافی قابل ادراک ہے) بٹ،(SA 2002 ۔ پاکستانی سیریل ٹیلی ویژن ڈرامے پاکستان میں بنائے جانے والے ٹیلی کاسٹ ہونے والے سیریلز کا حوالہ دیتے ہیں، جن میں پاکستانی اداکاروں کے کردار ہوتے ہیں اور ان کی قسطیں پاکستانی ٹیلی ویژن چینلز پر نشر ہوتی ہیں۔ سیریل اردو زبان کو اپنے رابطے کے ذریعہ کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ پاکستانی ڈراموں کی لمبائی نسبتاً کم ہونے کی وجہ سے مشہور ہے اور عام طور پر ایک سال سے کم مدت کے بعد ختم ہو جاتی ہے۔ یہ انہیں صابن سے چھوٹا بناتا ہے، لیکن پھر بھی سیریلز سے کہیں زیادہ بڑھا ہوا ہے۔ زیادہ تر پاکستانی ڈرامے اردو ناولوں پر مبنی ہیں۔ تاہم، کبھی کبھی کہانی کا رخ موڑ جاتا ہے۔

ناول کے پلاٹ سے تاکہ ٹی وی ڈراموں سے ہم آہنگ ہو۔ ڈراموں کو اسکرپٹ میں ضم کرکے سماجی و ثقافتی پیغامات کو پہنچانے کے لیے بھی بار بار استعمال کیا گیا ہے۔ روایتی طور پر، پاکستانی ٹیلی ویژن ڈرامے معاشرے کے مرد طبقے کے بجائے خواتین کے لیے زیادہ دلکش رہے ہیں۔ تاہم، حالیہ برسوں میں نئے ایکشن ڈراموں نے آہستہ آہستہ نوجوان مرد ناظرین کی توجہ مبذول کرائی ہے۔ مجموعی طور پر انہوں نے پورے ملک میں تماشائیوں کی ایک بڑی تعداد کو اپیل کرنے میں مدد کی ہے) شفیق، این۔ 1995)۔

ٹیلی ویژن اور اردو زبان کو اپنانا:

آج کے ٹیلی ویژن کو معاشرے میں بہت زیادہ طاقت اور مقام حاصل ہے اور عوام کے عمومی رویے اس کی عظیم قدر اور توانائی کی عکاسی کرتے ہیں۔ میڈیا کا مرکزی مقصد چوبیس گھنٹے دنیا بھر میں رونما ہونے والے واقعات سے عوام کو باخبر رکھنا ہے۔ یہ عام اور مخصوص رائے کو عوام کے ساتھ بانٹنے میں مدد کرتا ہے۔ معلومات اور تفریح کے ایک اہم ذریعہ کے طور پر پہچانا جاتا ہے، اس کے اثرات عوامی سوچ کے طریقوں، فیصلہ کرنے اور زندگی گزارنے کے طریقوں کا تعین کرنے میں اہم ہیں۔ پوری دنیا میں آنے والی ہر خبر بروقت دہلیز پر ڈال دی جاتی ہے۔ سب کچھ جاننے کی خواہش نے میڈیا کو نوجوانوں میں مقبول بنا دیا ہے۔ عوام کا ماؤتھ پیس ہونے کے ناطے اسے روزناموں، فریکوئنسی ماڈیولیشن ریڈیوز، انٹرنیٹ اور ٹی وی میں تقسیم کیا گیا ہے اور ان کے درمیان کمیونیکیشن گیپ کی حوصلہ شکنی کرکے لوگوں کو قریب لایا گیا ہے) شیخ، ایم اے(2007 ۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.3 2022

پاکستان ٹیلی ویژن کے آغاز کے بعد سے ہی اس کی ترقی سست روی کا شکار تھی لیکن اس نے 1990 تک انتہائی مقبولیت حاصل کی۔ 1990 کے وسط میں سیٹلائٹ اور کیبل ٹی وی کی آمد سے ایک بڑی انقلابی تبدیلی لائی گئی۔ پبلک ٹیلی ویژن جو کراچی میں امریکن ایمبیسی کی طرف سے دکھائے جانے پر خوب داد حاصل کی۔ پہلے اس کی نشریات آئی سی ٹی اور پنجاب کے دارالحکومت لاہور میں ہوتی تھیں۔ پشاور اور کراچی کے لوگ بھی اسے ٹیون کر سکتے تھے۔ رنگوں میں سیاہ اور سفید ہونے کی وجہ سے یہ تفریح کا ایک زندہ کرنے والا ذریعہ تھا اور اسے 1976 میں رنگوں سے نوازا گیا اور زندگی کو رنگوں سے بھر دیا۔ اس وقت، اس کی حکومتیں 1990 تک مکمل طور پر پاکستانی حکومت کے ہاتھ میں تھیں۔ پرائیویٹ چینلز بھی خوب پھلے پھولے جیسے STN اور NTM اور اسراف کے خوش گوار ذرائع تھے۔ نئے آئیڈیالوجی اور راہ توڑنے والے خیالات کو جگہ دی گئی اور عام لوگوں کی طرف سے ان کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ پاکستان ٹیلی ویژن نے اپنے دور کے طور پر سماجی مسائل کو بھی اجاگر کیا۔ اسکرپٹ، کہانی، پلاٹ، سیٹنگ، تھیمز او

کردار اتنے زور دار تھے کہ عام لوگوں میں فہم پیدا کر سکیں۔ شروع میں، جمالیاتی ضروریات کو سنجیدگی سے جمالیاتی معیارات کا سختی سے مشاہدہ کرتے ہوئے پورا کیا گیا اور سمجھنے کے لیے واحد تصور کو تقسیم کیا گیا) قرۃ العین،(1998 ۔

میڈیا خاص طور پر ٹیلی ویژن معلومات فراہم کرتا ہے اور عوام کو سوچ کی اعلیٰ سطح کی طرف بہت زیادہ متاثر کرتا ہے۔ یہ ایک عظیم بااثر ہتھیار کے طور پر ابھرا ہے جو اپنے انداز میں نقطہ نظر کو ڈیزائن کرتے ہوئے مضبوط دخول اثر رکھتا ہے۔ بھارت اور بنگلہ دیش سے تعلق رکھنے والے ٹیلی ویژن کے باقاعدہ تماشائی خواتین کے حصے نے میڈیا کے ذریعے خاندانی منصوبہ بندی کے پیغام پر بڑے پیمانے پر جواب دیا ہے) اولینک،(2000 ۔

خواتین کی خودمختاری کے خیال کے ساتھ خواتین کی آزادی کی تحریکوں نے طلاق میں تیزی لائی اور برازیلی خواتین میں علیحدگی کی شرح میں سماجی کرداروں کی کارکردگی میں کمی کی شرح ان خواتین کی طرف سے کافی حد تک کم ہو گئی جو باقاعدہ ٹی وی دیکھنے والی خواتین تھیں۔ ٹی وی نے پڑوسیوں کے ساتھ ان کے تعلقات کو خراب کیا، اسکول کمیٹیوں میں ان کی دلچسپی اور اعتماد کی سطح کو کم کیا۔ یہاں یہ مناسب طور پر نقل کیا جا سکتا ہے کہ اگر اسے اپنا کردار ادا کرنے دیا جائے تو یہ سماجی اور اخلاقی کرداروں اور ذمہ داریوں کو اس کے ساتھ بدلنے کے لیے اعلیٰ سطح پر چلا جاتا ہے۔ ناظرین کی شخصیت اور رویوں پر میڈیا کے اثرات کو جانچنے کے لیے تحقیق کی گئی ہے)فاطمہ، این۔(2000 ۔

اوپر روشنی ڈالے گئے مقصد کے لیے کیے گئے پچھلے کاموں سے، بظاہر ٹیلی ویژن معاشرے کے ہموار کام کو نقصان پہنچاتا ہے حالانکہ یہ صحت مند یا غیر صحت بخش طریقے سے ہے۔ لیکن زیر امتحان مطالعہ کا مقصد پنجاب کے شہر لاہور کی خواتین میں اردو زبان کو فروغ دینے میں ٹیلی ویژن ڈراموں کے اثرات کو تلاش کرنا ہے۔ پاکستانی ٹیلی ویژن ڈراموں کا انتخاب اس رجحان کی تحقیقات کے لیے کیا گیا ہے کہ کیا ٹیلی ویژن ڈراموں میں استعمال ہونے والی زبان ترقی پذیر معاشرے پر پنجابی کو اپنی مادری زبان کے طور پر متاثر کر رہی ہے۔ مختلف مطالعات کے ذریعے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ ٹیلی ویژن ڈرامے محض انٹرایکشنل ٹیلی ویژن دیکھ کر زبان کو اپنانے پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں اور یہ مطالعہ اس بات کی وضاحت کرنے جا رہا ہے کہ ٹیلی ویژن ڈراموں میں استعمال ہونے والا اسکرپٹ کس طرح پاکستان کے پسماندہ علاقوں کو متاثر کرتا ہے اور پنجابی ہونے کے باوجود اردو زبان کو اپناتا ہے۔ ان کی مادری زبان کے طور پر .فصیلوں سے گھرا شہر لاہور ثقافت کے لیے روایتی رویوں کی بڑی رکاوٹ کے طور پر پایا جاتا ہے۔

کیبل ٹی وی اور خواتین پر اردو ڈرامہ:

پچھلی دو دہائیوں میں، مواصلاتی ٹیکنالوجی میں تیزی سے پیش رفت نے کیبل ٹیلی ویژن کی ترقی کے حوالے سے دنیا میں بہت بڑی تبدیلی لائی ہے۔ فی الحال کیبل ٹیلی ویژن ماس کمیونیکیشن کے سب سے زیادہ غالب ذرائع میں سے ایک بن گیا ہے۔ کیبل باکس ہماری زندگی کا اہم عنصر بن گیا ہے۔ ترقی پذیر ممالک میں، ٹیلی ویژن کو ان کی ذمہ داریوں اور سہولیات کے بارے میں بیداری لانے میں معاون پایا گیا ہے۔ 1964 میں پاکستان میں شروع ہونے سے بہت پہلے ہی کیبل ٹیلی ویژن بڑے پیمانے پر مواصلات کے ایک موڈ کے طور پر انتہائی ترقی یافتہ اور یہاں تک کہ کچھ ترقی پذیر ممالک میں موجود تھا۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.3 2022

مواصلات کے بڑے ذرائع میں سے، سیٹلائٹ ٹیلی ویژن کی توثیق کی گئی ہے اور ساتھ ساتھ خیالات اور پیشگی تصورات کو پہنچانے کے معروف ذرائع ہیں۔ اس مضبوط تعریف کے ساتھ مل کر، اسے دن کی برائی بھی سمجھا جاتا ہے۔ میڈیا کے ذریعے ایسے دعوے بھی کیے جا رہے ہیں کہ ٹیلی ویژن نے دنیا کو سنوار دیا ہے۔ تفریح کا ایک مروجہ ذریعہ ہونے کے ناطے یہ چینل بڑے پیمانے پر مختلف قسم کے پروگرام پیش کرتا ہے جیسے کہ موسیقی، ڈرامے اور گیمز وغیرہ۔ وہ خصوصی تھیمز اور دلکش کرداروں کی مدد سے بھی زندگی کے تناؤ کو دور کرنے میں مدد کرتے ہیں۔ کیبل ٹیلی ویژن ڈراموں کا دوہرا اثر ہوتا ہے؛ وہ سامعین کو ایک ساتھ متاثر کرتے ہوئے آگاہ کرتے ہیں)علی، ڈی۔(2001 ۔

نئی زبان کے لیے خواتین کی خصوصی پسندیدگی پر بھی گہری نظر رکھنا ضروری ہے۔ ڈرامے کا تجربہ پاکستان ٹیلی ویژن کی طرف سے پیش کردہ ایک نئے فیشن کے مطابق اور قابلیت کا حامل ہے۔ چونکہ اسے ابھی بھی حقائق اور اعداد و شمار کے ساتھ مضبوط کرنے کی ضرورت ہے، یہ برقرار رکھا گیا ہے کہ ٹی وی دیکھنے سے معاشرے پر کچھ ناقابل تردید اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ڈرامے ہمیں جدید ترین رجحانات، اصولوں اور آگے بڑھنے کے لیے مزید جدید راستوں سے آراستہ کرتے ہیں۔ ڈرامے عمومی طور پر رجحانات کو تشکیل دینے کی کوشش کرتے ہیں اور خاص طور پر دیہی علاقوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی زندگیوں اور خیالات کو قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں جہاں وہ تفریح کا اہم ذریعہ ہیں۔ ڈرامے پہلے سے طے شدہ اصولوں اور طرز عمل کو سخت دھچکا دیتے ہیں اور انہیں اخلاقیات اور معاشرتی طریقوں کے پیمانہ پر ماپتے ہوئے زیادہ جدید ترتیب میں ترتیب دیتے ہیں۔ ڈراموں میں سماجی،

عوام .لہذا، وہ عوام کو اپنے مضبوط اثر میں رکھتے ہیں) گپتا، این(1998 ۔۔ معاشرے کا خواتین طبقہ کیبل ٹیلی ویژن ڈرامے دیکھنے کی طرف زیادہ رجحان رکھتا ہے اور یہ ڈرامے انہیں تفریح اور احیاء فراہم کرتے ہیں۔ لہٰذا اس تحقیق کے لیے مسلسل 10 سے 15 سال تک کیبل ٹیلی ویژن دیکھنے والی خواتین کو اس تحقیق کے لیے چنا گیا ہے اور ساتھ ہی کیبل ٹیلی ویژن کے ڈراموں کو بھی تحقیق میں شامل کیا گیا ہے۔

مطالعہ کے مقاصد:

1) اس رجحان کی کھوج کے لیے کہ آیا کیبل ٹی وی ڈرامے خواتین کی زبان کو جذب کرنے کی عادات پر کوئی اثر ڈالتے ہیں۔

2) یہ معلوم کرنے کے لیے کہ کیا کیبل ٹیلی ویژن کے ڈراموں کا اردو کو پنجابی بولنے والی خواتین کے درمیان رابطے کے ایک آلے کے طور پر قائم کرنے میں کوئی اثر ہے؟

3) اس بات کی تحقیق کرنے کے لیے کہ کیا کیبل ٹی وی ڈرامے اپنی مادری زبان کی قدر کو کم کر رہے ہیں اور دیواروں والے شہر لاہور کی خواتین میں اردو کو اپنی پسند کی زبان بنا رہے ہیں۔

ادب کا جائزہ:

ہمیں دنیا میں جہاں ہم رہتے ہیں وہاں روزانہ متعدد ثالثی پیغامات موصول ہوتے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے سماجی اور ثقافتی تانے بانے میں میڈیا کے بہت زیادہ فعال ٹولز ہیں۔ ذرائع ابلاغ کے اثرات کے سوال نے آج کے سماجی فریم ورک میں ایک بنیادی فرقہ وارانہ اطلاق پیدا کیا ہے اور یہ اثرات سماجی سائنسدان کے لیے ایک بنیادی اور ضروری تحقیقی علاقہ ہیں۔ روشن خیالی کے زمانے میں کامیابی کے لیے میڈیا کے اثرات کے بارے میں ضروری آگاہی ایک اہم اصول ہے) سیٹر،(1999 ۔

شمشیر اور عبداللہ کا (2012) کام ظاہر کرتا ہے کہ پچھلے 8 سے 10 سالوں پر غور کریں تو ہمارے فرقہ وارانہ کلچر میں ایک یقینی تبدیلی آئی ہے اور یہ تبدیلی آج تک برقرار ہے۔ تاہم اس قسم کی تبدیلی سیٹلائٹ ٹی وی کے اثرات کی وجہ سے نہیں ہے، یہ غیر ملکی تہذیب کی طرف سب سے بڑا انکشاف کے طور پر بڑا کردار ادا کر رہا ہے۔ یہ سب اس میڈیا کی وجہ سے ہے۔ اس ثقافت میں بہت بڑی مارکیٹنگ مداخلت ہے۔ موجودہ حالات میں تجارتی کوششوں جیسے ڈیزائننگ سروسز، مناسب جگہ کا تعین، قیمتوں کا تعین کرنے کا نظام اور ترقیاتی حکمت عملیوں کو موجودہ ثقافتی تبدیلیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے محتاط رہنا چاہیے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.3 2022

یہ رجحان زبان، کھانوں اور فیشن کے رجحانات کی طرف ٹیلی ویژن اور خواتین کے رجحان کے درمیان مضبوط تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔ فی الحال، اشتہارات

شہری اور دیہی خواتین کے درمیان فرق کو مدنظر رکھتے ہوئے عوامی مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے بنایا جا رہا ہے۔ آج دیہی خواتین کو اشتہارات میں خاص طور پر شہری خواتین سے مخاطب کرتے ہوئے ان پر توجہ نہیں دی جاتی ہے اور ہندوستان میں دیہی خواتین کے ساتھ یہ گھٹیا سلوک کیا جا رہا ہے(Butcher. M, 2003)۔
دیہی خواتین نے ٹیلی ویژن پر دکھائی جانے والی چیزوں کے بارے میں کافی تشویش کا اظہار کیا ہے۔ جن علاقوں میں زیادہ تر ٹی وی دیکھا جاتا ہے وہاں روایتی مقبولیت میں زبردست جھکاؤ پایا جاتا ہے یہ بنگالی معاشرے میں بہت زیادہ دیکھا جا سکتا ہے جہاں کیبل ٹی وی بڑے پیمانے پر دیکھا جاتا ہے۔ ٹی وی کے باقاعدہ ناظرین بھی نئے رویوں کو اپنانے، تعلیم سیکھنے اور سماجی شعور کو ان لوگوں کے مقابلے میں کچھ جگہ فراہم کرتے ہیں جو ایسی کوئی تفریحی سرگرمی نہیں رکھتے) شہباز، زیڈ(2004۔
ضیاء (2007) نے ایک مطالعہ کیا جو جواب دہندہ کے دیکھنے، ٹیلی ویژن چینلز اور پروگراموں کا انتخاب، دیکھنے کا ترجیحی وقت اور دیکھنے کی پابندیوں کو ظاہر کرتا ہے۔ اس نے یہ بھی خلاصہ کیا کہ جواب دہندگان کی تعداد کے پاس پچھلے دو سالوں سے کیبل لنک تھا اور آبادیاتی خصوصیات اور استعمال کی اسکیم میں کوئی ربط نہیں ہے۔ اس کے باوجود، جواب دہندگان نے مذمت کی کہ مردوں کو خواتین کے مقابلے میں کیبل ٹی وی دیکھنے کا زیادہ حق حاصل ہے۔
قابل تحسین رویے کو قابل ستائش سیٹ بنانے کے لیے ناظرین میں ایک وجہ سے قابل ذکر بہتری ہوتی ہے۔ اس طرح ٹیلی ویژن ارد گرد کی ثقافت کے رویوں کو سامنے لانے کا ذریعہ بن گیا ہے۔ اس سے ایسے نظریات اور تصاویر کو اپنانے میں مدد ملتی ہے تاکہ سماجی فٹنگ رویوں کو پیدا کیا جا سکے۔ کیبل چینلز اور ٹیلی ویژن پر نایاب پروگراموں کی بہت سی خواتین کی طرف سے مواد کی مقدار کو مدنظر رکھتے ہوئے، اس کے برعکس یہاں نقل کیا جا سکتا ہے کہ کیبل چینلز نے شہری خواتین کو بہت متاثر کیا ہے۔ جن سے وہ آسان طریقے سے پہنچ رہے ہیں) شک،(RS 2011 ۔
سماجی سوچ کو متاثر کرنے والے ٹیلی ویژن ڈراموں نے خواتین میں کھلے ذہن کو جنم دیا ہے۔ میڈیا کے موجودہ پروگراموں نے معاشرے میں زبردست ہلچل مچا دی ہے۔ اس کے ادبی افکار کی ترسیل نے عوام میں سیکھنے کا شعور بیدار کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میڈیا معاشرے میں تبدیلی لا کر خود کو ثابت کرتا ہے۔ یہ معاشرے پر حکومت کرتا ہے اور اس کے تعلیمی پہلو سے انکار نہیں کیا جا سکتا) شہباز، زیڈ(2004۔
علی، (2000) نے معاشرے میں ان تبدیلیوں کا بھی ذکر کیا ہے جو اس کے ہر طبقے کو متاثر کرتی ہیں جیسے کہ سماجی و ثقافتی اصول ہمارے کھانے پینے اور لباس کے انداز، رہن سہن، گھر کی تعمیر اور ابتدائی سطح پر ہر چیز۔

دیہی علاقوں کے متوسط طبقے کے ہاتھوں میں ٹیلی ویژن آسانی سے دستیاب ہونے کی وجہ سے اس نے ساختی وجود کو متاثر کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے ذہنی میک اپ کو بھی متاثر کیا ہے اور اسے نئے انداز میں ڈھالا ہے۔ ہندوستان میں، جیسا کہ) جانسن، (2000 نے کہا ٹیلی ویژن نے عوامی سیاسی افکار، معاشی فیصلے لینے اور عوامی تعلقات قائم کرنے کے رویوں میں شاندار تبدیلیاں لائی ہیں۔
جیسا کہ ان کے کردار سے عیاں ہے، پاکستان ٹیلی ویژن نے معاشرے پر زبردست اور اثر انگیز اثرات مرتب کیے ہیں اور خواتین سے متعلق سماجی مسائل کی اصلاح میں شاندار کام کیا ہے لیکن اثرات معاشرے کو سکھانے میں غیر اطمینان بخش تاثر پیدا کرتے نظر آتے ہیں جبکہ ڈراموں کے اسٹیج کا روایتی دور درس و تدریس پر مبنی ہوتا ہے۔ اخلاقی موضوعات اب نظر نہیں آ رہے ہیں اور استعداد ختم ہو گئی ہے۔ وہ ایک ہی تھیم کا اعادہ کرتے ہیں اور اخلاقی اور سماجی طور پر قابل قبول کوئی چیز پیش نہیں کرتے۔ ہمارے ٹیلی ویژن ڈراموں نے قومی اقدار اور ملکی ثقافتوں کی عکاسی کرنے کے بجائے بین الاقوامی اقدار کو آگے بڑھانے میں کافی حد تک کامیابی حاصل کی ہے)شامی، ایس ایم(2001 ۔

سلیم، ایم (1995) .پروڈیوسروں کی طرف سے پیش کیے جانے والے ٹیلی ویژن ڈراموں کے مایوس کن نقطہ نظر کو ظاہر کرتا ہے۔ نئے ابھرتے ہوئے ثقافتی اصول اور بدلتے ہوئے ڈیزائن معاشرے میں اپنے اثر و رسوخ کو متاثر کر رہے ہیں اور اسے پہلے سے کہیں زیادہ اثرات کا شکار بنا رہے ہیں۔ ہمارا معاشرہ اور اس کا احیاء کلچر انتشار کے دہانے پر ہے اور ہماری زبان اور شناخت میڈیا کے دھارے میں ڈھلتی ہوئی نظر آتی ہے۔ میڈیا کے ذریعے نشر ہونے والے پاکستان میں پہلے سے موجود سٹائل سے مطابقت رکھنے والے رجحانات اور فیشن کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے کی ضرورت ہے۔ بہت زیادہ مطابقت رکھنے والے ان نئے اندازوں کا گرمجوشی سے خیر مقدم کیا جانا چاہیے اور ہمارے معاشرے کو اس کی ضرورت ہے۔

ایک طرف، کلچر کی گلوبلائزیشن نے روزمرہ کی ترتیب کے طور پر ثقافت کے روایتی تانے بانے میں مواد کو انڈیل دیا ہے اس طرح معاشرے کی ہموار ترقی کو متاثر کیا ہے، کیبل ٹیلی ویژن کے ڈراموں نے انہیں اپنے مسائل کے بارے میں زیادہ حقیقت پسندانہ اور باشعور بنایا ہے اور ان میں عقلیت پیدا کی ہے۔ ان کو حل کرنے کا طریقہ بدقسمتی سے اسے وسیع پیمانے پر قبول کر لیا گیا ہے۔ خواتین معلوماتی پروگراموں سے معلومات حاصل کرنے میں دلچسپی نہیں رکھتیں لیکن ڈرامے ان کو سب سے زیادہ راغب کرتے ہیں، ٹیلی ویژن کے ڈرامے ہمارے گھریلو فریم ورک کو متاثر کر رہے ہیں اور نئے انداز کی تیاری میں مصروف ہیں۔ وہ ڈائننگ ہال جو سماجی مسائل پر بات کرنے کی جگہ تھا اب میڈیا کے آغاز کے ساتھ ہی ڈراموں پر گرما گرم بحث کرنے کا اسٹیج بن گیا ہے) راگھون، صفحہ(2008 ۔

حوالہ جات

علی، ڈی .لاہور میں رہنے والے لوگوں پر سیٹلائٹ ٹی وی چینلز کا اثر، غیر مطبوعہ ماسٹرز تھیسس(،) لاہور :شعبہ عمرانیات، پنجاب یونیورسٹی،(2001 ۔

کسائی، ایم .بین الاقوامی ٹیلی ویژن، ثقافتی شناخت اور تبدیلی -جب ستارہ ہندوستان آیا، نئی دہلی :سیج پبلیکیشنز۔(2003

بٹ، خواتین کے مسائل کے بارے میں عوام کو آگاہ کرنے میں پاکستان ٹیلی ویژن کے ڈراموں کے کردار کا ایک تجزیاتی مطالعہ، غیر مطبوعہ ماسٹر کا مقالہ(،) لاہور :شعبہ ابلاغ عامہ، پنجاب یونیورسٹی،(2002

فاروقی، ایس آر اسٹریٹیجی فار دی سروائیول آف اردو ان انڈیا تھرو اسکول ایجوکیشن، دی اینول آف اردو اسٹڈیز،2006 ، والیم(1) 38 :، صفحہ 121-120

فاطمہ، لاہور متوسط طبقے پر سیٹلائٹ چینل) زی ٹی وی (کے اثرات، غیر مطبوعہ ماسٹر کا مقالہ(،) لاہور :شعبہ سماجیات، پنجاب یونیورسٹی،(2000

گپتا، این سوئچنگ چینلز :ہندوستان میں ٹیلی ویژن کے نظریات، نئی دہلی :آکسفورڈ یونیورسٹی پریس،(1998

ہڈا، زیڈ .بنگلہ دیش میں مڈل کلاس کی قومی شناخت کا مسئلہ اور ریاستی سیٹلائٹ ٹیلی ویژن، پی ایچ ڈی تھیسس، غیر مطبوعہ(،) برطانیہ :یونیورسٹی آف واروک،(2005

جانسن، کے .ٹیلی ویژن اور دیہی ہندوستان میں سماجی تبدیلی، نیا (دہلی :سیج پبلی کیشنز،(2000

Olenick, I.ماس میڈیا سے خواتین کی نمائش پاکستان، بھارت اور بنگلہ دیش میں مانع حمل کی طرف رویوں سے منسلک ہے۔ بین الاقوامی خاندانی منصوبہ بندی کے تناظر، 2000،(1) 26 ، صفحہ50-48 ۔

قرۃ العین۔ ثقافتی یلغار :پی ٹی وی کے تفریحی پروگراموں کا تجزیہ اور نوجوانوں پر اس کے اثرات، غیر مطبوعہ ماسٹر کا مقالہ(،) ملتان :بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی،(1998

راگھون، پی .فیملی، پولیٹکس اینڈ پاپولر ٹیلی ویژن :این ایتھنوگرافک اسٹڈی آف ویونگ ایک انڈین سیریل غیر مطبوعہ پی ایچ ڈی مقالہ(، سکول آف کمیونیکیشن، کلچر اینڈ لینگو ئجز،) میلبورن :وکٹوریہ یونیورسٹی،(2008

سلیم، ایم .لڑکیوں کے جسم کی تصاویر اور متعلقہ استعمال کے رویے پر ٹی وی دیکھنے کے اثرات، غیر مطبوعہ ماسٹرز تھیسس(،) لاہور :انسٹی ٹیوٹ آف سوشل اینڈ کلچرل اسٹڈیز، پنجاب یونیورسٹی،(1995

E. Television and New Media Audiences, Oxford Television Studies, (Oxford: Oxford University Press, 1999)،Seiter

شفیق، این۔ پی ٹی وی ڈراموں پر ڈش انٹینا کا اثر،) غیر مطبوعہ ماسٹرز تھیسس(،) ملتان :شعبہ ابلاغ عامہ، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی،(1995

شہباز، زیڈ۔ پاکستانی نوجوانوں کے سماجی اور ثقافتی اصولوں اور اقدار پر کیبل ٹی وی چینلز سٹار پلس کے صابن اوپیرا کا اثر۔) غیر مطبوعہ ماسٹر کا مقالہ(،) لاہور :شعبہ ابلاغ عامہ، لاہور کالج فار ویمن یونیورسٹی،(2004

شامی، ایس ایم پی ٹی وی مینجمنٹ اور پروگرامز میں نئے رجحانات۔) غیر مطبوعہ ماسٹر کا مقالہ(،) لاہور :شعبہ ابلاغ عامہ، پنجاب یونیورسٹی، (2001 شمشیر، آر، اور عبداللہ، ایم ایفیکٹ آف سیٹلائٹ ٹیلی ویژن آف دی کلچر آف بنگلہ دیش:

دی ویورز پر سیپشن۔ یوروپی جرنل آف بزنس اینڈ مینجمنٹ،2012 ،(9)4 ، صفحہ105-90 ۔

شیخ، ایم اے سیٹلائٹ ٹیلی ویژن اور پاکستان میں سماجی تبدیلی :دیہی سندھ کا ایک کیس اسٹڈی۔) کراچی :اورینٹ بوکس پبلشنگ ہاؤس،(2007

شیتک، RS ٹیلی ویژن اور بھارت میں ترقی مواصلات :ایک اہم تشخیص،

گلوبل میڈیا جرنل - ہندوستانی ایڈیشن،2011 ،(2)2 ، صفحہ215-210 ۔ سلورسٹون، آر ٹیلی ویژن اور روزمرہ کی زندگی،) لندن :روٹلیج،(1994

وارثی، این آئی پاکستانی ناظرین کے غیر ملکی ٹی وی کی نشریات کی طرف رجحان اور معاشرے پر ان کے اثرات کا ایک جائزہ،) غیر مطبوعہ پی ایچ ڈی مقالہ(،) کراچی :شعبہ ابلاغ عامہ۔ جامعہ کراچی،(2005

ضیاء، اے پاکستان میں خواتین پر کیبل ٹیلی ویژن کے اثرات :لاہور میں بھاری اور ہلکے ناظرین کا تقابلی مطالعہ،) غیر مطبوعہ پی ایچ ڈی مقالہ(،) لاہور :شعبہ ابلاغ عامہ۔ لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی،(2007